ایاتھا ۲۶ ﴿ سورۃ الغاشیۃ مکیۃ ۸۸ ﴾ رکوعھا ۱

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ سورۃ الغاشیہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝١ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝٢ عَامِلَةٌ
نَّاصِبَةٌ ۝٣ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝٤ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝٥ لَيْسَ لَهُمْ
طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝٦ لَّا يُسْمِنُ وَ لَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝٧ وُجُوْهٌ
يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝٨ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝٩ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝١٠ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا
لَاغِيَةً ۝١١ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝١٢ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝١٣ وَّ اَكْوَابٌ
مَّوْضُوْعَةٌ ۝١٤ وَّ نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝١٥ وَّ زَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝١٦ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝١٧ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ ۝١٨ وَ اِلَى الْجِبَالِ
كَيْفَ نُصِبَتْ ۝١٩ وَ اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ۝٢٠ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ
مُذَكِّرٌ ۝٢١ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ۝٢٢ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ۝٢٣ فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ
الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝٢٤ اِنَّ اِلَيْنَآ اِيَابَهُمْ ۝٢٥ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝٢٦

"کیا پہنچی آپ کو چھا جانے والی آفت کی خبر۔ کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے۔ مشقت میں مبتلا، تھکے ماندے۔ داخل ہوں گے دہکتی ہوئی آگ میں۔ انہیں پلایا جائیگا کھولتے ہوئے چشمہ سے۔ انہیں کوئی کھانا نہ ملے گا بجز خاردار جھاڑ کے۔ جو نہ فربہ کرے گا اور نہ بھوک دور کرے گا۔ کتنے ہی چہرے اس دن بارونق ہوں گے۔ اپنی کاوشوں پر خوش ہوں گے۔ عالی شان جنت میں۔ نہ سنیں گے وہاں کوئی لغو بات۔ اس میں چشمہ جاری ہوگا۔ اس میں اونچے اونچے تخت (بچھے) ہوں گے۔ اور ساغر (قرینے سے) رکھے ہوں گے۔ اور گاؤ تکیے قطار

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، باب ذکر السور، جلد 7، صفحہ 143، دار الکتب العلمیہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

18

در قطار لگے ہوں گے۔ اور قیمتی قالین بچھے ہوں گے۔ کیا یہ لوگ (غور سے) اونٹ کو نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے (عجیب طرح) پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے کہ اسے کیسے بلند کیا گیا ہے۔ اور پہاڑوں کی طرف کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا ہے۔ اور زمین کی طرف کہ اسے کیسے بچھایا گیا ہے۔ پس آپ انہیں سمجھاتے رہا کریں۔ آپ کا کام تو سمجھانا ہی ہے۔ آپ ان کو جبر سے منوانے والے تو نہیں ہیں۔ مگر جس نے روگردانی کی اور کفر کیا۔ تو اللہ اس کو سخت عذاب دے گا۔ بے شک انہیں (آخر) ہمارے پاس ہی لوٹ کر آنا ہے۔ پھر یقیناً ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب لینا ہے"۔

امام مالک، مسلم، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ان سے پوچھا گیا: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز جمعہ میں سورۂ جمعہ کے ساتھ اور کون سی سورت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ۔(1)

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ الْغَاشِيَةِ سے مراد قیامت ہے۔(2)

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر نقل کی ہے: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کیا آپ کو قیامت کی خبر پہنچی ہے۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (کتنے ہی چہرے اس دن ذلیل وخوار ہوں گے) مشقت میں مبتلا ہوں گے اور آگ میں پڑے ہوں گے۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ فرمایا: یہ وہ چشمہ ہے جس کا ابلنا اور کھولنا سخت اور شدید ہوگا (یعنی اس چشمے سے انہیں پلایا جائے گا)۔ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ فرمایا: ضَرِيْعٍ سے مراد شبرق ہے یعنی کانٹے دار بوٹی جو جب سبز رہے اونٹ کھاتے ہیں اور خشک ہونے کے بعد وہ بھی کھانا چھوڑ دیتے ہیں)(3)

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کیا آپ کو قیامت کی خبر پہنچی ہے۔ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ فرمایا: کتنے ہی چہرے اس دن آگ میں ذلیل وخوار ہوں گے۔ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ فرمایا: انہوں نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے تکبر اور رعونت اختیار کی۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں مشقت میں مبتلا کرے گا اور انہیں آگ میں ڈال دے گا۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ فرمایا: یہ اتنا گرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اس وقت سے پکا رکھا ہے جب سے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے۔ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ فرمایا: ضَرِيْعٍ سے مراد شبرق ہے جو انتہائی تکلیف دہ کھانا ہے اور انتہائی بدمزہ اور پلید ہوگا۔(4)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ کا مفہوم ہے یعنی آخرت میں کتنے چہرے (ذلیل وخوار ہوں گے)۔

1۔ سنن ابن ماجہ مع شرح، باب القراءۃ فی صلوٰۃ الجمعۃ، جلد 2، صفحہ 34 (1119)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 194، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 96-95-194 4۔ ایضاً

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وُجُوْهٌ يَّوْمَىِٕذٍ خَاشِعَةٌ ۙ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کے تحت فرمایا کہ یہود ونصاریٰ ڈریں گے اوران کی مشقت انہیں نفع نہیں دے گی۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ فرمایا: پلایا جائے گا ایسے چشمہ سے جو شدت سے کھول رہا ہے۔

امام عبدالرزاق، ابن منذر اور حاکم رحمہم اللہ نے ابوعمران الجونی سے یہ قول بیان کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک راہب کے پاس سے گزرے اور ٹھہر گئے اور راہب کو بلایا گیا۔ پھر اسے بتایا گیا: یہ امیر المومنین ہیں۔ پس وہ ظاہر ہوا تو وہ ایک انتہائی تکلیف اور مشقت میں مبتلا انسان تھا اور اس نے دنیا کو چھوڑ رکھا تھا۔ تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو آپ رونے لگے اور آپ کو بتایا گیا یہ تو نصرانی ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں جانتا ہوں لیکن مجھے اس پر رحم آ گیا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد آیا: عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً پس مجھے اس کی تھکاوٹ اور مشقت پر ترس آیا ہے حالانکہ یہ آتش جہنم میں ہوگا۔(1)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے: وہ دنیا میں گناہوں کے سبب تھکنے والے ہیں انہیں قیامت کے دن جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ فرمایا: ضَرِيْعٍ سے مراد خار دار جھاڑ (شبرق) ہے۔

امام ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے کہ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً کا معنی ہے وہ داخل ہوں گے انتہائی گرم (دہکتی ہوئی) آگ میں۔ تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ فرمایا: پلایا جائے گا چشمہ سے جو اپنی گرمائش کی انتہا تک پہنچا ہوگا۔ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ فرمایا: ان کے لیے کوئی کھانا نہیں ہوگا بجز جہنم کے ایک درخت کے (یعنی ضریع جہنم میں ایک درخت ہے)(2)

امام عبدالرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ انہوں نے مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کے تحت کہا کہ اس کا پکنا اور کھولنا اس وقت سے ہے جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو تخلیق فرمایا ہے۔

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کے تحت کہا کہ اس کی حرارت اور گرمی حد کو پہنچی ہوئی ہے اور وہ اس کے پینے کا وقت ہے۔ اور اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ کے تحت کہا کہ ضَرِيْعٍ سے مراد خشک شبرق ہے۔(3)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ کی تفسیر میں کہا اس کی گرمی انتہاء کو پہنچی ہوگی اور اس سے اوپر کوئی گرمی اور حرارت نہیں ہوگی۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ذکر کیا ہے کہ ابن زید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اٰنِيَةٍ کا معنی حاضرۃ (موجود) ہے۔(4)

1۔ تفسیر عبدالرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 420 (3584)، دارالکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 196، داراحیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 97-196 4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 196

marfat.com

Marfat.com

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ ضَرِیۡعٍ سے مراد خشک شبرق ہے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول روایت کیا ہے کہ لغت قریش کے مطابق ضریع کو موسم بہار میں شبرق اور موسم گرما میں ضَرِیۡعٍ کہا جاتا ہے۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ ضَرِیۡعٍ الشبرق زمین پر بچھی ہوئی کانٹے دار بوٹی ہے۔(1)

امام ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابوالجوزاء رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ضَرِیۡعٍ سے مراد سلم ہے اور یہ کانٹے ہیں اور وہ کیسے فربہ ہوگا جس کا کھانا کانٹے ہوں؟

ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ضَرِیۡعٍ سے مراد پتھر ہیں۔(2)

عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ضَرِیۡعٍ سے مراد زقوم (تھور) ہے۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل جہنم پر بھوک مسلط کر دی جائے گی یہاں تک کہ وہ اس عذاب کے مشابہ ہو جائے گی جس میں وہ مبتلا ہوں گے اور وہ کھانا طلب کرنے لگیں گے۔ تو انہیں جو کھانا دیا جائے گا وہ ضَرِیۡعٍ (شبرق) ہے جو نہ فربہ کرے گا اور نہ ہی بھوک دور کر سکے گا۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے ایک کمزور سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے لَیۡسَ لَہُمۡ طَعَامٌ اِلَّا مِنۡ ضَرِیۡعٍ کے تحت یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہنم میں کانٹوں کی طرح ایک شے ہوگی وہ مصبر سے زیادہ کڑوی ہوگی، مردار سے زیادہ بدبودار ہوگی اور آگ سے زیادہ گرم ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ضَرِیۡعٍ کا نام دیا ہے کہ جب اسے کھانے والا کھائے گا وہ پیٹ میں داخل نہیں ہوگی اور نہ ہی منہ کی طرف اوپر آئے گی اور درمیان میں ہی باقی رہ جائے گی اور وہ بھوک کو بھی دور نہیں کر سکے گی۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے سورۂ غاشیہ میں پڑھا وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاعِمَۃٌ یعنی اس دن کتنے ہی چہرے بارونق ہوں گے۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے لِّسَعۡیِہَا رَاضِیَۃٌ کے تحت یہ معنی بیان کیا کہ وہ اپنے عمل اور کاوش پر خوش اور راضی ہوں گے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے لَّا تَسۡمَعُ فِیۡہَا میں تاء کو منصوب اور لَاغِیَۃً کو منصوب اور تنوین کے ساتھ پڑھا ہے۔

امام ابن جریر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ لَّا تَسۡمَعُ فِیۡہَا لَاغِیَۃً میں فرماتے ہیں کہ وہ کوئی اذیت ناک اور باطل گفتگو نہیں سنیں گے اور فِیۡہَا سُرُرٌ مَّرۡفُوۡعَۃٌ میں فرمایا: اس میں ایک دوسرے کے اوپر تخت

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 197، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً

marfat.com

Marfat.com

بچھے ہوں گے۔ وَّ نَمَارِقُ اور مجالس (انتہائی سجی ہوں گی)(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَاغِیَۃً سے مراد گالی گلوچ ہیں۔(2)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ لَاغِیَۃً سے مراد اذیت ناک گفتگو ہے۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَۃً کی تفسیر میں کہا کہ تو جنت میں کوئی باطل اور گناہ کی گفتگو نہیں سنے گا۔ اور نَمَارِقُ سے مراد تکیے ہیں اور مَبْثُوْثَۃٌ کا معنی ہے بچھائے ہوئے۔(3)

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَۃٌ کا معنی ہے اس میں اونچے اونچے پلنگ ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نَمَارِقُ کا معنی گاؤ تکیے ہیں۔ اور زَرَابِیُّ سے مراد قالین ہیں۔

امام ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ نَمَارِقُ سے مراد تکیے اور تکیہ لگانے کی جگہیں ہیں۔(4)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ زَرَابِیُّ سے مراد قالین ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے۔ وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَۃٌ کا معنی ہے کہ قالینیں ایک دوسرے کے اوپر بچھی ہوں گی۔

امام ابن الانباری رحمہ اللہ نے المصاحف میں حضرت عمار بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے منصور بن معتمر کے پیچھے نماز پڑھی۔ تو انہوں نے نماز میں هَلْ اَتٰىكَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ پڑھی اور اس میں یہ آیت بھی پڑھی: وَّ زَرَابِیُّ مَهْثُوْثَۃٌ اور وہ نرم و گداز اور قالینوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل سے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام یا انبیاء علیہم السلام میں سے کسی اور نبی نے کہا: اے رب! یہ تیری طرف سے کیسے ہوسکتا ہے؟ تیرے دوست زمین میں ڈرتے ہیں اور قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ دامن طلب پھیلاتے ہیں لیکن انہیں عطا نہیں کیا جاتا۔ اور تیرے دشمن جو چاہیں کھاتے ہیں، جو چاہیں پیتے ہیں اور اسی طرح کی اور چیزیں بھی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بندے کو جنت کی طرف لے چلوں گا۔ پس وہ وہاں ایسی نعمتیں دیکھے گا جو اس نے کبھی نہیں دیکھیں۔ مثلاً وہاں ساغر قرینے سے رکھے ہوں گے، گاؤ تکیے قطار در قطار لگے ہوں گے اور قیمتی قالین بچھے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 199، دار احیاء التراث العربی بیروت　2۔ ایضاً

3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 200-199　4۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 200

marfat.com

Marfat.com

ہوں گے۔ علاوہ ازیں یہ خوبصورت آنکھوں والی حوریں، پھلوں، میووں اور ان خدام کی طرف دیکھے گا جو ایسے سچے موتیوں کی طرح ہوں گے جو چھپا رکھے ہوں۔ مزید فرمایا: کیا وہ مشقت جو دنیا میں میرے دوستوں کو پہنچی اس نے انہیں کوئی نقصان دیا، جب کہ ان کا انجام یہ ہے؟ پھر فرمایا: میرے اس بندے کو لے چلو۔ پس اسے جہنم کی طرف لے جائے گا۔ تو وہاں سے بلی کی طرح کا ایک جانور نکلا۔ تو وہ بندہ غش کھا کر گر پڑا۔ پھر اسے افاقہ ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے دشمن کو اس نے کیا نفع دیا ہے جو میں نے انہیں دنیا میں عطا کیا جب کہ ان کا انجام اور ٹھکانا یہ ہے؟ تو اس نے جواب عرض کیا: کوئی شے نہیں۔ (1)

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی علیہ السلام نے عرض کی: اے اللہ! تیرے بندوں میں سے ایک بندہ تیری عبادت کرتا ہے، تیری اطاعت کرتا ہے اور تیری ناراضگی سے بچتا ہے تو اس سے دنیا کو دور رکھتا ہے اور اسے طرح طرح کی آزمائشوں میں مبتلا رکھتا ہے۔ اور ایک بندہ تیرے سوا غیر کی پوجا کرتا ہے اور تیری نافرمانی کے اعمال کرتا ہے تو اس کے لیے دنیا کو قریب کرتا ہے اور اس سے آزمائشوں کو دور ہٹاتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ بندے اور شہر (زمین) میرے ہیں۔ ہر کوئی میری حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے۔ پس میرے بندۂ مومن کے کچھ گناہ ہوتے ہیں تو میں اس کے لیے آزمائشوں اور مصیبتوں کو لاتا ہوں اور اس سے دنیا کو دور رکھتا ہوں۔ نتیجۃً وہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں اور میں اسے جزا عطا فرماؤں گا جب وہ مجھ سے آملے گا۔ اور رہا کافر بندہ تو اس کی کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اس سے مصیبتوں اور آزمائشوں کو دور کر دیتا ہوں اور اسے دنیا وافر عطا کرتا ہوں۔ پس یہ اس کی نیکیوں کی جزا ہو جاتی ہے اور میں اس کے گناہوں کی سزا اس وقت دوں گا جب وہ میرے پاس آئے گا۔ (2) واللہ اعلم۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے: جب اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں کا بیان فرمایا جو جنت میں ہیں تو اس سے گمراہ ہونے والوں نے تعجب کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: **اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ** اور اونٹ عربوں کے کھانوں میں سے ایک کھانا اور ان کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ **وَ اِلَى السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ ﴿۱۸﴾ وَ اِلَى الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ** فرمایا: تو اپنی زندگی کی عام دنوں میں بڑی چٹانوں والے پہاڑ کی طرف چڑھتا رہتا ہے۔ اور جب تو اس کی بلندی پر پہنچتا ہے تو وہاں پھوٹنے والے چشموں اور لٹکے ہوئے پھلوں کو دیکھتا ہے۔ اسے ہاتھوں نے گاڑا نہیں اور نہ ہی لوگوں نے اس پر کام کیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک خاص مدت تک انعام ہے۔ **وَ اِلَى الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ** یعنی (کیا یہ لوگ نہیں دیکھتے) زمین کی طرف اسے کیسے بچھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: بے شک جو انہیں تخلیق کرنے پر قادر ہے وہ جنت میں جو چاہے اسے تخلیق کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت شریح رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ وہ اپنے ساتھیوں کو کہا کرتے تھے ہمارے ساتھ بازار کی طرف نکلو کہ ہم اونٹ کی طرف دیکھیں اسے کیسے تخلیق فرمایا گیا۔

1۔ مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجنۃ، جلد 7، صفحہ 35 (34008)، مکتبۃ الزمان مدینہ منورہ　　2۔ ایضاً، جلد 7، صفحہ 46 (34108)

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 201، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی شیبہ، امام احمد، عبد بن حمید، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، حاکم، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے الاسماء والصفات میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ قتال کروں یہاں تک کہ وہ کہنے لگیں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ پس جب انہوں نے یہ کہا: تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اموال محفوظ کر لیے بجز اس کے حق کے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ کرم پر ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: فَذَكِّرْ ۗ اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ۞ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ۔(1)

امام حاکم رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے بِمُصَيْطِرٍ کی قرأت صاد کے ساتھ فرمائی۔(2)

امام ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ آپ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں ہیں۔ پس آپ انہیں معاف فرما دیجئے اور ان سے درگزر کیجئے۔(3)

امام عبد الرزاق اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بِمُصَيْطِرٍ کا معنی قاصر، جبر کرنے والا ہے۔(4)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ اس کا مفہوم ہے میرے بندوں کو میرے سپرد کر دیجئے۔(5)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بِمُصَيْطِرٍ کا معنی مسلط ہے یعنی کوئی شے مسلط کرنے والا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ بِمُصَيْطِرٍ کا معنی جبار، جبر کرنے والا ہے اور انہوں نے اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ کے تحت فرمایا: اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔(6)

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے ناسخ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ یہ حکم منسوخ کر دیا گیا اور فرمایا: فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (التوبہ:5) تو قتل کرو مشرکین کو جہاں بھی تم انہیں پاؤ۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ اِلَيْنَاۤ اِيَابَهُمْ کا مفہوم ہے بے شک انہیں ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔

1۔ مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، جلد 2، صفحہ 568 (3926)، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ ایضاً، جلد 2، صفحہ 279 (3007)
3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 202، دار احیاء التراث العربی بیروت
4۔ تفسیر عبد الرزاق، زیر آیت ہذا، جلد 3، صفحہ 421 (3588)، دار الکتب العلمیہ بیروت
5۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 202
6۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 202-203

marfat.com
Marfat.com

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے ارشاد باری تعالیٰ اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ کے بارے کچھ بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: الایاب کا معنی مرجع (لوٹنا) ہے۔ تو نافع نے کہا: کیا عربوں میں یہ معنی معروف ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں کیا تو نے عبید بن ابرص کو نہیں سنا؟ وہ کہتا ہے:

وَكُلُّ ذِي غَيْبَةٍ يَؤُوْبُ وَغَائِبُ الْمَوْتِ لَايَؤُوْبُ

"ہر غیب ہونے والا لوٹ آتا ہے لیکن موت کے سبب غیب ہونے والا لوٹ کر نہیں آتا"۔

اور ایک دوسرے شاعر نے کہا ہے:

فَأَلْقَتْ عَصَاهَا وَاسْتَقَرَّ بِهَا النَّوٰى كَمَا قَرَّعَيْنًا بِالْإِيَابِ الْمُسَافِرُ

"پس اس نے اپنا عصا ڈال دیا اور اس کے ساتھ اقامت اختیار کر لی۔ جیسا کہ مسافر کے لوٹنے کے سبب آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں (اور انہوں نے سکون پالیا)"۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت سدی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اِنَّ اِلَیْنَآ اِیَابَهُمْ کا معنی ہے بے شک وہ ہماری طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔

امام عبد بن حمید اور ابن جریر رحمہما اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف ہی ان کا لوٹنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہی ان کا حساب ہے۔(1)

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 203، داراحیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com